ادبیات

رثائے اقبال

از

(مولانا مناظر احسن گیلانی)

حیدرآباد ہی میں تھا کہ مرحوم ڈاکٹر اقبال نوراللہ مرقدہ کی وفات کی خبر نے دل و دماغ میں ہلچل پیدا کردی اضطراری کیفیت اور اضطرابی جذبات نے نظم کی صورت اختیار کی، لکھ لی گئی اور حسب دستور طاقِ نسیاں کے حوالہ کردی گئی، نئی ۱۹۵۱ء میں نسیمِ شاہجہاں پوری کی نظم کو دیکھ کر طاق نسیاں والی بھی نظم یاد آئی اور قارئین برہان کے لئے بھی بھولی بسری نظم اتار کر برسوں کے بعد پیش ہو رہی ہے۔ (مناظر احسن گیلانی)

اخلاص و وفا کی زندہ تصویر　　اسلام کا فخر دین کی توقیر
وہ مستِ الستِ بادۂ عشق　　برہم زنِ قصرِ عقل و تدبیر
محرابِ کمانِ قصرِ اسلام　　وہ ترکشِ دینِ حق کا شہ تیر
امت کو ملی ہے آج تجھ سے　　قرآن کی اک جدید تفسیر
اس عہد میں ہے کلام تیرا　　اسلام کی ایک زندہ تعبیر
ملت نے جب اپنا ملک کھویا　　تب تیرا قلم بنا جہاں گیر
توڑا زورِ قلم سے تو نے　　اہلِ مغرب کا دامِ تزویر
دل جو تھے اسیرِ یاس و حرماں　　پیدا کیا ان میں عزمِ تسخیر